خطبۂ استقبالیہ

الحمدُ للہ ربِّ العالمین، والصلاۃُ والسلامُ علیٰ سیدِ المرسلین، وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین، أما بعد:

محترم علمائے کرام! لائقِ صد احترام اکابرین و عمائدینِ جماعت! معزز مہمانانِ عظام! برادرانِ اسلام! خواتینِ ملتِ اسلامیہ! اور دور و نزدیک سے تشریف لانے والے حاضرینِ مجلس!

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک بابرکت موقع عطا فرمایا کہ ہم عیدگاہ انتری بازار و محمودوا گرانٹ، شہرت گڑھ، سدھارتھ نگر کی اس عظیم الشان "اصلاحِ امت کانفرنس" میں جمع ہیں۔ یہ ایک ایسی مجلس ہے، جس کا مقصد امت کی فکری، اعتقادی اور عملی اصلاح ہے اور یہی وہ کوشش ہے، جس سے اصلاح اور دینی بیداری کی فَضائیں ہموار ہوتی ہیں اور امت کو اس کے رب سے قریب کرتی ہے۔

محترم حضرات!

امتِ مسلمہ اس وقت ایسے دور سے گزر رہی ہے، جہاں مادی و سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ فکری گمراہی، اعتقادی ابتری، دینی غفلت، اخلاقی زوال اور عملی انحطاط نے گھیر رکھا ہے۔ آج علم تو بہت ہے مگر عمل کم، وسائل بہت ہیں مگر مقصدیت مفقود، ظاہر سنور گیا ہے مگر باطن کو تزکیہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ ہمارے اعمال اور معاملات چیخ چیخ کر ظاہر کر رہے ہیں کہ ہمیں اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ (الرعد:11)

”بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں۔“

یہ آیتِ مبارکہ اصلاحِ امت کی روح ہے۔ اس میں پیغام ہے کہ انقلاب باہر سے نہیں آتا، بلکہ دل کے اندر سے برپا ہوتا ہے۔ جب نیتیں درست ہوں، دل نرم ہوں اور عمل صالح سے وابستگی پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے فضل سے حالات کو بہتر فرما دیتا ہے۔

اصلاحِ امت کا مطلب صرف دوسروں کو سنوارنا نہیں، بلکہ خود اپنے عقیدہ و عمل کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنا ہے اور اپنی زندگی کو شریعتِ محمدی ﷺ کے تابع بنانا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[اَلدِّينُ النَّصِيْحَةُ] ”دین سراپا خیر خواہی کا نام ہے۔“(صحیح مسلم)

یہ خیر خواہی صرف دوسروں کے لیے نہیں بلکہ خود اپنے ایمان، اپنے اعمال اور اپنے ماحول کے لیے بھی ہے۔ اصلاحِ امت دراصل اصلاحِ فرد سے شروع ہوتی ہے۔ جب گھر کے افراد قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھل جائیں، جب نوجوان علم و عمل کے پیکر بن جائیں، جب تاجروں میں دیانت اور علماء میں اخلاص و للّٰہیت پیدا ہو جائے تو یہی صورت امت کی مجموعی اصلاح کا مقدمہ بن جاتی ہے۔ آج ہماری یہ کانفرنس اسی اصلاحی اور خیر خواہانہ جذبے کو ابھارنے کے لیے منعقد کی جا رہی ہے۔

حضراتِ گرامی!

اسٹیج پر تشریف فرما علمائے کرام —شیوخ، مصلحین اور داعیان— اپنے علم، عمل اور

اخلاص سے امت کو روشنی دکھانے والے چراغ ہیں۔

آج کی اس بابرکت نشست میں ہماری جماعت کے ممتاز علمائے کرام، مصلحینِ امت اور اہلِ علم ودعوت حضرات تشریف لائے ہیں، جن کے علم، اخلاص اور دعوت سے ہزاروں افراد فیضیاب ومستفید ہورہے ہیں۔

ہمیں بے حد مسرت وخوشی ہے کہ یہ کانفرنس فضیلۃ الشیخ وصی اللہ عبدالحکیم مدنی حفظہ اللہ (ناظم ضلعی جمعیت اہل حدیث سدھارتھ نگر) کی صدارت اور عالی مرتبت فاضل نوجواں حافظ خالد رشید سراجی حفظہ اللہ کی نظامت میں منعقد ہورہی ہے۔

اسی طرح ہمارے درمیان ہماری جماعت کے نامور خطباء ومبلغین جیسے: حافظ عبدالسمیع کلیم اللہ مدنی، مولانا نسیم احمد مدنی، مولانا انیس الرحمن مدنی، مولانا سرفراز احمد فیضی، مولانا عبدالحق جامعی، مولانا نیاز احمد فیضی، مولانا قاضی اسماعیل فیضی، مولانا پرویز یعقوب مدنی، مولانا امیر حمزہ سلفی اور ہمارے گاؤں کی ہردلعزیز مؤثر شخصیت ڈاکٹر سعود اختر عبدالمنان سلفی سمیت دیگر جلیل القدر علمائے کرام حفظہم اللہ زینت بخش رہے ہیں۔

ہم ان تمام مہمانانِ عظام، مقررین وعلمائے کرام کو منتظمینِ کانفرنس اور جمعیت اہلِ حدیث حلقہ شہرت گڑھ، ضلع سدھارتھ نگر کی جانب سے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید اور خیر مقدم کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل، دعوت وخدمت اور اصلاحی کاوشوں میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

اسی کے ساتھ ہم اپنے مخلص وسرگرم کنوینر کانفرنس مولانا مجیب الرحمن عادل سراجی اور

ان کی ٹیم کے خلوص و محنت کو داد دیتے ہیں کہ جن کے جذبۂ خدمتِ دین اور شب و روز کی محنت سے یہ دینی و علمی کانفرنس ممکن ہوئی۔

ہم اپنے تمام سامعینِ کرام، نوجوانوں، بزرگوں، عزیز بچوں، طلبہ اور پردہ نشین باعفت خواتینِ ملت اسلامیہ کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ سب نے اپنے قیمتی وقت سے وقت نکال کر اس دینی محفل میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور اپنی حاضری و توجہ سے اس اجتماع کو بامعنی اور زندہ تصویر بنا دیا۔ یقیناً آپ کی حاضری، آپ کا جذبہ اور آپ کی توجہ ہی اس کانفرنس کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

محترم سامعینِ کرام!

آئیں! آج کے دن ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ ہم اپنی زندگیوں کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالیں گے، اپنے گھروں کو ذکر و اذکار سے آباد کریں گے اور اپنی قوم و معاشرے میں خیر خواہی، دیانت اور وحدت کی فضا قائم کریں گے۔ یہی اصلاحِ امت کا پہلا زینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کانفرنس کو ہمارے ایمان کی تازگی، ہمارے عمل کی درستی اور ہمارے اخلاق کی تعمیر کا ذریعہ بنائے۔ اللہ ہمیں تقویٰ واخلاص کی دولت عطا فرمائے، ہمارے دلوں کو ایمان سے معمور فرمائے اور ہماری امت کو باہم متحد فرمائے۔ آمین! تقبل یا رب العالمین! وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمشید عالم عبد السلام سلفی

08/11/2025